AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, June 2022, PP: 331-348
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

صاف پانی کی فراہمی کے عصری مسائل اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کا حل
(حکومت پاکستان کے اقدامات کا خصوصی مطالعہ)

Clean Water Supply Challenge and its Solutions according to Islamic Sharī'ah: An Exclusive Study of the Government of Pakistan's Initiatives

Muhammad Saleem Awan[1], Mr. Allah Ditta[2]
[1] Chairman, Department of Islamic Studies, Emerson University Multan, Pakistan
[2]HoD (Islamic Studies), Federal Govt. Degree College for Women, Multan, Pakistan

Abstract

This article intends to discuss the right of access to clean water to public and its contemporary problems in this regard. Today in modern times there is a lot of emphasis on the use of clean water *as its use is beneficial for health. Out of Pakistan's total population 79.2 percent of the rural poor have access to clean water. On the other hand, 98 percent of Pakistan's rich people have access to clean water. As, Sustainable Development Goals could not be achieved without solving this issue. So, this situation demands most appropriate and efficient measures to tackle this serious issue. An estimated 70 percent of population of Pakistan still drink bacterially contaminated water. Due to this issue, 53000 children in Pakistan under the age of five die annually from diarrhea due to unclean water and sanitation. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) also liked to drink clean and fresh water and he strived hard to do the same and took all possible steps to provide clean and fresh water to all the people of Madinah. In this article, the steps of Government of Pakistan and subordinate departments dealings with clean water has been discussed in detail. In this regard, the necessary principles for the guidance of the high officials of the state of Pakistan in the light of the sīrah of the Prophet (peace be upon him) has also been elaborated.*

Keywords: Clean Water, Water supply, Pakistan, WASA, *Government of Pakistan.*

تمہید:

صاف پانی تک ہر شخص کی رسائی بنیادی انسانی حق ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ماحولیات کا ادارہ اپنی ہر تحقیقی رپورٹ میں پانی کے بحران پر شدید تشویش کا اظہار کرتا چلا آرہا ہے۔ کچھ سال قبل شائع ہونے والی عالمی ادارہ ماحولیات کی ایک رپورٹ کے مطابق سالانہ تقریباً 4 ہزار کیوبک کلومیٹر صاف پانی کُرہ ارض سے کم ہوتا جارہا ہے اور پانی کے بحران کی وجہ سے دنیا کی آبادی کا 18 فیصد حصہ صاف پانی سے محروم ہوچکا ہے اور اکثریت گدلا پانی استعمال کرنے پر مجبور ہے جس کی وجہ سے خاص کر بچوں میں پیٹ کی بیماریاں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں اور ہر بیس سیکنڈ میں ایک بچہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ پانی پینے سے ہونے والی بیماریوں سے سالانہ 35 لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اگر ہم مانتے ہیں کہ یہ سچ ہے، تو یہ کیسے ہے کہ دنیا بھر میں ہر تین میں سے ایک شخص ابھی تک صاف پانی تک رسائی سے قاصر ہے؟ کیا ایسا پانی ہے جو لوگوں کے کچھ گروہوں کے لیے کافی صاف ہے لیکن دوسروں کے لیے نہیں؟ اور صاف پانی کیا ہے؟ ہم یہاں ان سوالات کے جوابات اور دیگر کا جائزہ لیں گے۔ صرف پانی تک رسائی حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔ لوگوں کو پینے اور گھریلو استعمال کے لیے پانی تک رسائی کی ضرورت ہے جو محفوظ ہے جسے صاف پانی بھی کہا جاتا ہے۔ صاف پانی محفوظ پانی ہے۔ ہر دس سیکنڈ میں ایک انسان گندے پانی سے مرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب تک آپ اس مضمون کو پڑھتے ہیں، 20 لوگ–زیادہ تر بچے–پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے اپنی جان گنوا چکے ہوں گے۔ یہ وہ زندگیاں ہیں جو بچ جائیں گی اگر انہیں صاف پانی تک رسائی حاصل ہوتی۔ ایران، افریقہ اور عرب ممالک میں صاف پانی کی شدید قلت نے معاشی اور سماجی طور پر پریشان کن ہلچل پیدا کررکھی ہے۔ صاف پانی نہ صرف اموات بلکہ شدید بیماریوں سے بھی بچاتا ہے جو دردناک درد، اسہال، الٹی، بخار اور دیگر علامات کا باعث بنتی ہیں۔ گندا، غیر محفوظ پانی جو کہ فضلہ اور بیکٹیریا سے بھرا ہوا ہے پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں جیسے ہیضہ، ٹائیفائیڈ بخار، پیچش، ایسچریچیا کولی اور سالمونیلا کا باعث بنتا ہے۔ بہت سی بیماریاں بالخصوص ہیضہ اور ٹائیفائیڈ کا سبب صاف پانی کا استعمال نہ کرنا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق پوری دنیا میں ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی پچیس سے تیس فی صد تعداد آبی آلودگی سے متاثر ہوتی ہے۔ اور شیر خوار بچوں میں سے نصف کی اموات کا سبب بھی آبی آلودگی ہی ہے۔[1] صاف پانی کا ایک اور صحت پر اثر بہتر صفائی ستھرائی ہے، جو بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ لیکن، یونیسیف اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ایک رپورٹ کے مطابق، 4.5 بلین لوگ محفوظ طریقے سے صفائی کا انتظام نہیں کرتے ہیں۔ اپنے پھلوں اور سبزیوں کو کھانے سے پہلے ان کو خطرناک بیکٹیریا سے دھونے کا اہتمام کریں۔ یہ بہت سارے لوگوں کے لیے ایک تلخ حقیقت ہے، اور اسے صاف پانی تک رسائی سے لے کر صفائی کے بہتر انتظامات سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ صحت پر بھی مثبت اثر پڑے گا کیونکہ خواتین اور بچے روزانہ 44 پاؤنڈ پانی کے جگ اور اپنی ریڑھ کی ہڈی اور گھٹنوں کو لمبے عرصے تک لے کر کئی گھنٹے نہیں چل پائیں گے۔ صاف پانی کا خاندانوں اور برادریوں پر مثبت اقتصادی اثر پڑتا ہے۔ صاف پانی کا مطلب ہے کہ خاندان میں کمانے والے کام جاری رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ بیمار نہیں ہوتے یا پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے مرتے نہیں ہیں۔ صاف پانی تک رسائی کا مطلب بہتر فصلیں اور بہتر زراعت بھی ہے۔ جن سے خاندان آمدنی کماتے ہیں۔ صحت مند لوگ ایک خاندان اور پوری کمیونٹی کے لیے مالی تعاون میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جب بچے پانی جمع کرنے کے بجائے اسکول میں تعلیم حاصل کرنے میں وقت گزاریں گے تو اس سے مزید مواقع اور روشن مستقبل کے دروازے کھلتے ہیں۔ یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر 31 فیصد اسکولوں میں

مناسب صفائی اور صاف پانی کی کمی ہے۔ایک ایسی ثقافت میں جہاں ہمارے پاس غیر محفوظ ماحول سے دور رہنے کا اختیار ہے، یہ سمجھنا تقریباً ناممکن ہے کہ پینے کے لیے پانی یا باتھ روم جانے کے لیے خود کو سنگین خطرے میں ڈال دیا جائے۔ دنیا بھر میں خواتین اور لڑکیوں کے پاس یہ عیش و آرام نہیں ہے اور وہ روزانہ 200 ملین گھنٹے پانی کی تلاش میں اور 266 ملین گھنٹے باتھ روم جانے کے لیے جگہ کی تلاش میں گزارتے ہیں کیونکہ ان کے گھر میں بیت الخلاء نہیں ہیں۔ اس مقالہ میں انہی سوالات و مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں پاکستان کے مسائل کے جوابات بیان کیے گئے ہیں۔

صاف پانی کا مفہوم

اولڈ پیڈیا برٹانیکا میں یہ بتایا گیا ہے کہ چشمے کی صورت میں یا زیر زمین نل کی صورت میں نکلا ہوا پانی صاف ہوتا ہے اور یہ بغیر کسی خطرے کے بلا جھجک استعمال کیا جا سکتا ہے۔[2]

یو ایس جی ایس (USGS[3])صاف، محفوظ پانی کی یہ تعریف بیان کرتا ہے کہ صاف پانی سے مراد وہ پانی ہے کہ جسے استعمال کرنے سے کسی فرد کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔[4]

ایک دوسری تعریف کے مطابق صاف پانی اور صفائی ستھرائی کا مطلب ہے بے شمار بیماریوں سے بچنے کے قابل ہونا۔[5]

زیادہ تر پانی کو استعمال کرنے سے پہلے کچھ علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ گہرے کنوؤں یا چشموں سے بھی پانی کو بھی صاف کرنے کی ضرورت ہے۔۔ علاج کی حد پانی کے منبع پر منحصر ہے۔ پانی کے علاج میں مناسب ٹیکنالوجی کے اختیارات میں کمیونٹی پیمانے اور گھریلو پیمانے پر پوائنٹ آف یوز (POU) ڈیزائن دونوں شامل ہیں۔ صرف چند بڑے شہری علاقوں جیسے کرائسٹ چرچ، نیوزی لینڈ میں کافی مقدار کے خالص پانی تک رسائی ہے جس کے لیے خام پانی کے علاج کی ضرورت نہیں ہے۔[6]

> Water supplies no matter how large or small consists of a source of purifying unit where necessary a means of conveyance from the source to the site of the consumer and a distribution system. a supply for a Farm for example may comprise a spring on a Hillside above the house a pipe carrying the water by Gravity to the premises and a series of branching pipes delivering the water to the dwelling and other farm buildings. if the source is a well, a pump may be used to lift the water from the well and deliver it through the supply pipe under pressure in both instances the water issuing from the ground is usually pure enough for consumption without treatment and the daily draft is no more than a few hundred gallons[7].

پانی کی فراہمی سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کتنا بڑا یا چھوٹا صاف کرنے والا یونٹ ہے جہاں ضروری ہے ذریعہ سے صارف کی سائٹ تک پہنچانے کا سامان اور تقسیم کا نظام۔ مثال کے طور پر کسی کھیت کی فراہمی گھر کے اوپر پہاڑی پہاڑی پر بہار پر مشتمل ہوگی جس میں پانی کشش ثقل کے ذریعہ احاطے تک پانی لے جاتا ہے اور شاخوں کے پائپوں کا ایک سلسلہ رہائش گاہ اور دیگر فارم عمارتوں تک پانی پہنچاتا ہے۔ اگر منبع ایک کنواں ہے تو، پمپ کو کنواں سے پانی اٹھانے اور دباؤ میں دباؤ کے تحت فراہمی کے پائپ کے ذریعے استعمال کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، زمین سے نکلنے والا پانی عام طور پر علاج کے بغیر کھپت کے لforکافی حد تک خالص ہوتا ہے اور روزانہ ڈرافٹ ہے۔ کچھ سو گیلن سے زیادہ نہیں۔

سطح زمین سے آنے والا پانی یا زیر زمین سے آنے والا پانی بالعموم ہر طرح کے استعمال کے لیے موزوں ہوتا ہے اور اسے صاف

کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی تاہم اسے استعمال کے لیے کلورین سے صاف کیا جا سکتا ہے تا کہ ممکنہ آلودگی دور ہو جائے۔[8]

1960ء میں امریکہ میں ایک فرد اوسطاً 150 گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا تھا جب کہ بلجیم میں 24 گیلن اور لندن میں 60 گیلن کے قریب پانی اوسطاً روزانہ کی بنیاد پر استعمال کرتا تھا۔ یہ ضروریات صنعتی ترقی، معاشرے کی نوعیت اور استعمال کی وجہ سے مختلف ہو سکتی ہیں۔[9]

جدید دنیا میں 1918ء میں جنگ عظیم اول کے بعد سے نہروں کی تعمیر حکومت کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے جبکہ اس سے قبل نہروں کی تعمیر نجی شعبے کے ذریعے ہوتی تھی۔[10]

پاکستان میں صاف پانی کی صورت حال

پاکستان کا 90 فیصد پانی زراعت اور آبپاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور آج بھی ملک میں دہائیوں پرانا آبپاشی کا نظام چل رہا ہے جس کی بدولت ایک اندازے کے مطابق 45 فیصد پانی ضائع ہوتا ہے اس کے علاوہ پاکستان میں عام آدمی صاف پانی کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہے، وہ جتنا پانی استعمال کرتا ہے اس سے کہیں زیادہ پانی ضائع کرتا ہے۔ آلودہ پانی پینے کے باعث پاکستان میں ہر سال 52 ہزار بچے اسہال، ہیضے اور دیگر بیماریوں سے جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق 80 فیصد بیماریاں آلودہ پانی پینے کے باعث ہوتی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کی صرف 15 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے اور 85 فیصد عوام آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کی ایک تہائی آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ عالمی آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے، دنیا کے کچھ حصوں میں 2030 تک پانی کے وسائل میں رسد کی طلب میں 65 فیصد تک کمی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ فی الحال، ایک ارب سے زیادہ افراد کو صاف پانی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ اور دنیا کے 70 فیصد میٹھے پانی کو زراعت کے لئے استعمال کرنے کے ساتھ، غذائی پیداوار میں پانی کے اہم کردار کو آب وہوا اور وسائل کی صورتحال میں تبدیلی کے طور پر سمجھنا چاہئے۔[11]

پاکستان کی 70 فیصد آبادی کو صاف پانی کی سہولیات میسر ہیں جب کہ 55 فیصد آبادی کو نکاسی آب کی سہولیات میسر ہیں۔[12] ملک کی صرف تین فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے جس میں سے ستر فیصد پانی گلیشیئرز سے آتا ہے۔ چوبیس فیصد زیر زمین سے جبکہ ایک فیصد دریاؤں اور ندیوں سے آتا ہے۔[13]

صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی بارے اسلامی تعلیمات

دنیا بھر میں 66 کروڑ افراد پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ آج دنیا کی تمام حکومتیں اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی عوام کی بنیادی ضرورتوں میں سے ہے اور یہ حکومت کے بنیادی فرائض میں داخل ہے ہر حکومت اس کا بالخصوص اہتمام کرتی ہے رسول کریم ﷺ کو اس بات کا بخوبی احساس تھا آپ کا اسوہ حسنہ امت کے سامنے ایک روشن مثال کی صورت میں موجود ہے، جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہیں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان میں سے ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کی قلت کا بھی تھا۔ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو ترغیب دلائی کہ وہ زائد پانی کو صدقہ کر دیں اور پانی کی فروخت سے باز رہیں پانی کے صدقے کو بہترین صدقہ قرار دیا گیا۔

جب آپ مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے ابتدا میں ہی اس عمل کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز کیا اور مسلمانوں کے لئے بہت سے ایسے اقدامات کیے جن کی بدولت مسلمانوں کو پینے کا صاف پانی میسر آیا ان میں آپ کی صحابہ کرام علیہم رضوان کو ترغیب بھی شامل تھی۔

اسی ترغیب کی وجہ سے حضرت عثمان غنی نے رومہ کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔[14] آپ نے پانی کے صدقے کو بہترین صدقہ قرار دیا [15] تاکہ جن صحابہ کرام کے پاس پانی زائد ہو وہ اپنا زائد پانی دوسرے صحابہ کو صدقہ کر دیں۔ پانی پلانے کو بہترین نیکی قرار دیا گیا۔ اس وقت مدینہ کی ریاست کے پاس معاشی لحاظ سے زیادہ وسائل موجود نہیں تھے کہ حکومت وقت اپنے وسائل سے اپنے مختلف اقدامات کے ذریعے ریاست کے باشندوں کے لیے صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی کا بندوبست کر سکے۔ رسول کریم ﷺ نے ترغیب کے طریقے کو اپنایا ۔ آج بھی عصر حاضر میں بہت سی ریاستیں ترغیب کے طریقے کو اپناتی ہیں جیسا کہ کروناوائرس کے تناظر میں ملک پاکستان میں بھی ترغیب کے طریقہ کار کو اپنا کر مخیر حضرات کو دعوت دی گئی کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں غریبوں کی مدد کریں ۔ اسی طرح بھاشا ڈیم کی تعمیر کے لیے بھی عوام سے مدد کی اپیل کی گئی تھی۔ اس طریقہ کار کے ذریعے مدینہ کی ریاست میں صاف اور میٹھے پانی کی کمی کا مسئلہ صرف چند دنوں میں حل ہو گیا اور مدینہ میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو صاف اور میٹھا پانی با آسانی میسر آ گیا۔

صاف ٹھنڈا اور میٹھا پانی طبعی طور پر ہر انسان کو پسند ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ کو بھی مرغوب تھا۔ ہیثم بن نصر اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کا خدمت گزار رہا ہوں۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جو غریب اور ضرورت مند تھے میں آپ کے لئے بیر ابی الہیثم سے پانی لاتا تھا اس کا پانی میٹھا تھا۔[16] اس کے علاوہ متعدد کنوؤں سے بھی پانی لانے اور آب زم زم طلب فرمانے کا ذکر بھی موجود ہے۔ [17] جب ریاست مستحکم ہو گئی تو بہت سے ایسے اقدامات نظر آتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس بارے چند روایات درج ذیل ہیں:

حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر ایک رات چکر لگا رہے تھے ایک عورت کو دیکھا وہ اپنے گھر میں ہے اس کے گرد دو بچے ہیں جو رو رہے ہیں چولہے پر ایک پتیلا رکھ کر اس میں پانی بھر دیا۔ حضرت عمر سمے دروازہ کے قریب پہنچے اور پوچھا اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں اور پتیلا جو چولہے پر رہے اس میں کیا ہے بتایا اس میں پانی ہے تاکہ اس طرح ان کو بہلاؤں اور وہ کھانا سمجھ کر سو جائیں۔ حضرت عمر یہ ماجرا دیکھ کر رو پڑے پھر صدقہ میں آئے ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چوری گھی کھجور کپڑے دارھم ڈالے یہاں تک اس کو بھر لیا۔ پھر فرمایا اسلم اس کو میرے کندھے پر ڈالدو میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ کی طرف سے اٹھاؤں گا۔ فرمایا اے اسلم تیری ماں نہ ہو میں خود اپنے کندھے پر اٹھاؤنگا اس لیے کہ قیامت کے روز مجھ ہی سے سوال ہو گا۔ اس بوری کو اٹھا کر اس عورت کا گھر پہنچا پتیلا لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چربی اور کھجور ڈالی پھر اس کو ہاتھ سے ملایا پھر چولہے پر رکھ کر آگ پر پھونک مارا میں دیکھ رہا تھا کہ دھواں ان کی ڈاڑھی کے درمیان سے نکل رہا تھا یہاں تک ان کے لیے کھانا تیار کر لیا پھر اپنے ہاتھ سے کھانا نکال کر ان کو کھلایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گئے گویا ان کا پہرہ دار ہے مسلسل وہاں بیٹھے رہے تھے بات کرنے سے ڈر لگا اس لیے کچھ نہیں کہا یہاں تک بچے ہنسنے لگے پھر کہنے لگے اسلم تمہیں معلوم ہے کہ میں وہاں کیوں بیٹھا رہا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا تھا مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں یہاں تک کہ ان کو ہنستا ہوا دیکھو جو وہ بچے ہنسنے لگے میرا دل خوش ہوا۔[18]

حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا کہ اگر دریائے فرات کے کنارہ پر کوئی بھیڑ کا بچہ (بھوک یا پیاس سے) ہلاک ہو جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال نہ کرے۔[19]

حضرت داؤد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: "اگر نہر فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مر گئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت اللہ مجھ سے اس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔"[20]

حضرت عمر سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر نہر فرات کے کنارے بھیڑ کا بچہ بھی گر کر ہلاکت کی نذر ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ پاک مجھ سے اس کا سوال نہ کرے۔[21] طبقات ابن سعد[22] وابن عساکر[23] میں اونٹ کا ذکر ہے۔[24]

اس طرح کی بہت سی روایات موجود ہیں کہ حضرت عمر روزانہ رات کو گشت کیا کرتے تھے اور وہ رعایا کی ضروریات کا پتہ لگایا کرتے تھے اور پھر ان کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی حوائج وضروریات اور احتیاجات وخواہشات کو پورا کیا کرتے تھے۔[25] حضرت عمر کے ان اقوال وافعال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خوراک کی فراہمی حکومت کا بنیادی فریضہ ہے حتی کہ اگر ریاست کے کسی دور دراز علاقے میں انسان تو انسان رہا کوئی جانور بھی بھوک کی وجہ سے مر جاتا ہے تو قیامت کے دن حاکم وقت سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جواب دہی کے اسی احساس کے پیش نظر حضرت عمر از خود رعایا کی اغراض پورا کرنے پر کمربستہ رہا کرتے تھے۔ اگرچہ ان تمام روایات میں بھوک کی وجہ سے کھانا فراہم کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن چونکہ شریعت مطہرہ نے بھوک پر پیاس کو اہمیت وفوقیت دی ہے۔ پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاس کی وجہ سے اپنی جان جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ہتھیار لے کر جنگ کر سکتا ہے اور کسی فرد سے زائد پانی چھین سکتا ہے بشرطیکہ پانی خود مالک کی ضرورت سے زائد ہو جبکہ کھانے کے بارے میں یہ اجازت نہیں دی جاتی اور کھانے کے لیے بغیر قتال کے چھین لینا یا غصب کر لینے کی اجازت ہے۔[26]

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ قیمت لئے بغیر پانی دے دینا مستحب ہے اگرچہ پانی مملوک ہی کیوں نہ ہو البتہ مالک کو پانی دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا الایہ کہ حالت ضرورت میں مالک کو مجبور کیا بھی جاسکتا ہے جیسے کوئی شخص پیاسا مر رہا ہو تو پانی کے مالک کو مجبور کیا جائے گا اگر مالک انکار کرے تو اس کے ساتھ قتال کرنا جائز ہے یعنی پانی کے مالک سے لڑ کر لینا جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے: ایک مرتبہ کسی شخص کے کنویں پر ایک قافلہ گزرا اور انہوں نے کنویں کے مالک سے درخواست کی کہ ان کو کنوئیں کا راستہ بتادیں اور ڈول رسی مانگی، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اصرار اور شدت تشنگی کے اظہار کے بعد بھی اس نے پانی نہیں دیا۔ جب اس واقعہ کی خبر حضرت عمر کو پہنچی تو آپ نے فرمایا:

«هَلَا وَضَعْتُمْ فِيهِمُ السِّلَاحَ»[27]

تم نے ہتھیار سے ان کی سرکوبی کیوں نہیں کی۔

ایسے ہی ایک اور موقع پر کسی شخص نے ایک پیاسا شخص کو پانی نہیں پلایا تھا اتفاقاً وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے مر گیا اس کے مرنے کی خبر حضرت عمر کو پہنچی تو انہوں نے اس پانی نہ دینے والے شخص کو قتل کا مجرم ٹھہرایا اور:

فَأَلْزَمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دِيَتَهُ "[28]

حضرت عمر نے دیت اس سے وصول کی۔

البتہ وہ پانی جس پر لڑنا مباح ہے اس میں حنفیہ کے نزدیک قدرے تفصیل ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں مضطر کے لیے جائز ہے کہ کنویں یا حوض یا ملکیتی نہر کے مالک سے اسلحہ سے لڑے چونکہ پانی کے مالک نے مضطر کو پینے کے حق سے منع کیا ہے۔ کنویں کا پانی مباح ہوتا ہے مملوک

نہیں ہوتا اگر پانی برتن میں محفوظ کیا ہو تو مضطر بغیر اسلحہ کے مالک سے لڑے اور جو پانی لے اس کا ضمان ادا کرے جیسا کہ مخمصہ کی حالت میں کھا لینا جائز ہے چنانچہ حالت اضطرار میں ضرورت کی چیز لینا ضمان کے منافی نہیں ہوتا یہ تب ہے جب پانی مالک کی ضرورت سے زائد ہو مثلا پانی اتنا ہو کہ مالک اور مضطر دونوں زندہ رہ سکتے ہو اگر ایسی حالت نہ ہو تو مالک کے پاس ہی پانی رہنے دینا واجب ہے۔[29] اس لئے ان تمام روایات و دلائل سے بآسانی یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جب ناداروں اور ضرورت مندوں کو خوراک کی فراہمی فلاحی ریاست کے لیے لازم و ملزوم ہے تو صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی تو بدرجہ اولیٰ فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے اور آج عصر حاضر میں تمام جدید ریاستیں بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہیں۔ تاہم پینے کے پانی کے لئے شریعت مطہرہ نے درج ذیل ترجیحات کو متعین کیا ہے:

- پینے کے پانی پر سب سے پہلا حق انسانوں کا ہے۔
- انسانوں کے بعد پانی پر جانوروں پرندوں اور دیگر جانداروں کو ترجیح دی جائے گی۔
- ان سے باقی ماندہ پانی دیگر ضروریات پر خرچ کیا جائے گا۔

اگر کسی شخص کے پاس پانی تو موجود ہو لیکن اسے پیاس کا خدشہ ہو تو اس صورت میں بھی اسے تیمم کرنا جائز ہو گا اس لیے کہ وہ اس پانی کو اپنی پیاس بجھانے کے لیے استعمال کرے گا نصر بن یحیی یہی سے پوچھا گیا یا اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جنگلوں میں بڑے بڑے ملکوں میں بھر کر رکھا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص قائم کرے یا اس پانی سے وضو کرے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ وضو نہ کرے بلکہ تیمم کرے اس لئے کہ وہ پانی وضو کے لیے نہیں بلکہ صرف پینے کے لئے رکھا جاتا ہے کیا جاتا ہے اس سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ یہ پانی پینے کے لئے بھی ہے وضو کرنے کے لئے بھی اس صورت میں وہ اس سے وضو کرے اور کیا نہ کرے۔[30]

صاف پانی اور نکاسی آب کی سہولیات کے فقدان کا بحران ہر سال اتنی جانیں نگل جاتا ہے جتنی پوری دنیا میں ہونے والی جنگوں میں بھی ضائع نہیں ہوتیں۔ پوری دنیا بھر میں ہسپتال میں لیٹے ہوئے مریضوں کی آدھی تعداد پانی سے ہونے والی بیماریوں سے متاثر ہوتی ہے۔ پوری دنیا میں پائے جانے صاف پانی کا ایک فیصد سے بھی کم حصہ اور پوری دنیا میں پائے جانے والے پانی کا صرف 0.007 فی صد حصہ انسانی استعمال کے لیے براہ راست دستیاب ہے۔ امریکہ میں رہنے والا ایک شخص پانچ منٹ کے شاور میں جتنا پانی استعمال کرتا ہے اتنا ایک ترقی پذیر ملک کا عام شہری پورے دن میں استعمال کرتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں آبی وسائل کے بارے میں جو منصوبے بنائے جاتے ہیں ان میں سے آدھے سے زیادہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ ملک پاکستان میں اس کی ڈھیروں مثالیں موجود ہیں کہ جہاں ایسے منصوبے صرف کاغذوں سے ہی آگے نہیں بڑھ پاتے جیسا کہ کالا باغ ڈیم جو کہ کئی دہائیوں سے التوا کا شکار ہے اور اسے بلاوجہ ایک خالص تکنیکی مسئلہ کی بجائے ایک سیاسی مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔[31]

صاف پانی کا تجارتی استعمال

پانی کی قلت اور بحران کی وجہ سے اور صاف پانی کے حصول کے لیے بہت سے لوگوں نے پانی کی فروخت کو بطور پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ اگرچہ پانی کی خرید و فروخت جائز ہے جیسا کہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جب پانی برتن میں ہو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[32] ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء سے پوچھا گیا کہ مشکیزوں میں پانی بیچنا کیسا ہے؟ جواب دیا: یہ صورت مختلف ہے اس میں تو آدمی پانی کھینچتا ہے اور اسے اٹھاتا ہے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ پانی اس زائد پانی کی طرح نہیں ہے جو زمین میں ہی خشک ہو جاتا ہے۔[33]

آج دور جدید میں صاف پانی کے استعمال پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کو ہی صحت کے لیے مفید گردانا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ بھی صاف اور میٹھا پانی پینا پسند فرماتے تھے اور اسی امر کی آپ نے امت کو تلقین کی اور مدینہ کے تمام باسیوں کے لیے صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی کے لیے تمام ممکنہ اقدامات اختیار کیے۔[34] روایات میں ہے کہ آپ ﷺ کے لیے خصوصی طور پر آب زم زم اور دیگر کنوؤں سے پانی منگوایا جاتا تھا۔ ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ[35]

حضور اکرم کے لیے سقیا کے گھروں سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ سقیا ایک چشمہ ہے جو مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت کے فاصلہ پر واقع ہے۔

روایت میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ پانی کے مقامات سے نبی ﷺ کے پینے کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔[36]

رسول اللہ ﷺ کی یہ پسند مشہور و معروف تھی اور صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ کی اس عادت مبارکہ کے بارے میں بخوبی معلوم تھا یہاں تک کہ اگر کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرتا تھا تو وہ دیگر لوازمات کے ساتھ شیریں اور میٹھے پانی کا بھی خصوصی اہتمام کرتے تھے جیسا کہ ایک انصاری صحابی ابو الہیثم بن تیہان کی دعوت کے قصے کو امام مسلم نے اپنی صحیح[37] میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن[38] میں نقل کیا ہے۔ اسی قصے کے ضمن میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے مشک میں پانی بھر کر درخت سے لٹکا دیا جاتا تھا پھر ٹھنڈا ہونے پر استعمال کیا جاتا تھا۔[39]

حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یعنی حضرت عائشہ نے کہا کہ

«كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحُلْوَ البَارِدَ»[40]

رسول کریم ﷺ کے نزدیک پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی میٹھی چیز بہت زیادہ پسندیدہ تھی

اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ روایت صحیح ہے جو بحوالہ زہری آنحضرت ﷺ سے بطریق ارسال نقل کی گئی ہے۔ "تشریح "میٹھی چیز" سے عموم مراد ہے کہ آپ ﷺ کو ہر میٹھا مشروب بہت زیادہ پسند تھا، خواہ وہ میٹھا پانی ہوتا تھا یا میٹھا دودھ اور خواہ شہد وغیرہ کا شربت! اس وضاحت سے اس حدیث اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان مطابقت و یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے، جن میں سے ایک میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو پینے کی چیزوں میں دودھ سب سے زیادہ پسند تھا اور دوسری روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو پینے کی چیزوں میں شہد سب سے زیادہ پسند تھا۔" وہ روایت صحیح ہے الخ" کا مطلب یہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو دو طریق سے نقل کیا ہے ایک تو مسند یعنی سند کے ساتھ جس طرح اوپر نقل کی گئی ہے کہ عن الزہری عن عروہ عن عائشۃ۔۔۔ الخ۔ اور دوسرے مرسل یعنی بغیر سند کے ذکر کیا ہے اس طرح کہ اس میں انہوں نے عائشہ کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ عبارت کے ظاہری مفہوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عروہ کا ذکر بھی نہیں کیا ہے، کیونکہ زہری خود بھی تابعی ہیں اگرچہ صغیر تابعی ہیں، لہٰذا ترمذی کہتے ہیں کہ زہری کی روایت بطریق ارسال ہم تک پہنچی ہے اس کے سلسلہ سند میں جن راویوں کا ذکر ہے وہ حدیث کی اصطلاح میں قوی تر اور ضابطہ تر ہیں، بخلاف اس روایت کے سلسلہ سند کے جو متصل ہے اس کے بعض راوی ضعیف ہیں۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ میٹھا پانی پینا یا دوران سفر اس کا اہتمام کرنا توکل اور تصوف کے اصول کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اس روایت

میں ہے کہ حضرت حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹوں سے کہا، تم گوشت کھانے میں مداومت نہ کرو اور تم میٹھا پانی پینے میں کثرت نہ کرو اور تم دواماً قمیص نہ پہنو۔[41]

درحقیقت یہ عمل حضرت عمر کا تقوی اور احتیاط پر مبنی ہے یہ کوئی شرعی قاعدہ اصول نہیں ہے۔ ورنہ کثیر صحابہ ایسا کبھی نہ کرتے اور انہوں نے اپنے اس معمول کے بابت رسول اللہ ﷺ سے استفسار بھی کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا انہیں منع نہ کرنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ عمل بالکل درست اور جائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ہم سمندر میں رہتے ہی اور کشتی میں بیٹھ کر سمندری جانوروں کا شکار کرتے ہیں ہمیں ایک دو تین چار راتوں تک سمندر میں رہنا پڑتا ہے۔ ہم اپنے ہمراہ میٹھا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی کے ذریعے وضو کریں تو ہمیں اپنے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو گا اور اگر ہم اپنی پیاس کو ترجیح دیتے ہوئے سمندر کے پانی سے وضو کریں تو ہمیں الجھن محسوس ہوتی ہے شاید اس کے ذریعے وضو کرنا درست نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا اس یعنی سمندر کے پانی سے وضو کرلو کیونکہ اس کا پانی پاک ہے اس کا مردار حلال ہے۔[42]

ستر قراء صحابہ جنہیں بنو سلیم قبیلہ نے شہید کر دیا تھا۔ وہ بھی میٹھے پانی کے پینے کا اہتمام کرتے تھے۔[43] عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابو طلحہ انصار مدینہ میں کھجور کے درختوں کے اعتبار سے بہت زیادہ مالدار تھے اور ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیر حاء تھا اور اس کا رخ مسجد کی طرف تھا، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پیتے۔[44]حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری شخص کی عیادت کے لیے تشریف لائے اس کے گھر کے پاس پانی کا نالہ بہہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو تمہارے پاس ایسا پانی موجود ہے جو رات سے مشکیزہ میں ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس صاف پانی والے نالہ میں سے پانی پی لیتے ہیں۔[45] آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے رات دیکھا کہ گویا میں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر یعنی بئر غرس پر بیٹھا ہوا ہوں۔[46] آپ ﷺ نے فرمایا: بئر غرس اچھا کنواں ہے وہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی تمام پانیوں سے اچھا ہے۔[47] وضو کے لیے بھی میٹھے پانی کو پسند کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سمندر کا پانی سے بھی وضو جائز ہے لیکن میٹھا پانی زیادہ بہتر ہے۔[48]

آلودہ پانی کی ناپسندیدگی

جنگ احد ختم ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ جب اپنی قیام گاہ میں موجود تھے تو حضرت علی جب مہراس سے پانی بھر لائے کہا جاتا ہے مہراس پتھر میں بنا ہوا وہ گڑھا ہوتا ہے جس میں زیادہ صاف پانی آسکتا ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ چشمے کا نام تھا بہر حال حضرت علی نے وہ پانی نبی ﷺ کی خدمت میں پینے کے لئے پیش کیا آپ نے قدرے ناگوار بو محسوس کی اس لیے اسے پیا تو نہیں البتہ اس سے چہرے کا خون نچوڑ لیا اور سر پر بھی ڈال دیا۔[49]صحابہ کو جب معلوم ہوا کہ اس پانی سے ناگواری کا اظہار فرمارہے ہیں تو حضرت محمد بن مسلمہ صاف اور شیریں پانی لائے نبی ﷺ نے نوش بھی فرمایا اور دعائے خیر دی۔[50]

دور نبوی میں پانی صاف کرنے کا طریقہ

دور نبوی میں پانی کو صاف کرنے کے لیے نبیذ کا طریقہ استعمال کیا جاتا تھا۔[51]

روحانی طریقے سے بھی پانی کو صاف کیا جاتا تھا۔[52]

آبی محصولات

صاف اور میٹھے پانی کا مہیا کرنا فلاحی ریاست کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اس اہم فرض سے سبکدوش ہونے کے لیے اور ریاست کی تمام دیہی اور شہری آبادی کو گھر گھر پانی پہنچانے کے لیے کثیر افرادی قوت کو مامور کرنے کے علاوہ بہت سے اہم اقدامات جیسے ٹیوب ویلز کا لگانا اور پائپ لائنز کو بچھانا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں اسی طرح کے اور بہت سے معاملات کو دیکھنا پڑتا ہے جن پر کثیر اخراجات صرف ہوتے ہیں۔ اس لیے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ حکومت صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی کی صورت میں عوام سے اس کی قیمت وصول کر سکتی ہے۔ احادیث میں اگرچہ پانی کی فروخت کی ممانعت بیان کی گئی ہے لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگوں کو گھروں میں پانی میسر تھا اور پانی کو پائپ لائنوں کے ذریعے لوگوں کے گھروں میں نہیں پہنچایا جارہا تھا بلکہ اس وقت کنوئیں کھودے جاتے تھے اور لوگ از خود ان کنوؤں سے پانی بھر کرلے جاتے تھے۔ آج گھر گھر پانی پہنچانا تمام حکومتوں کے لیے ایک مشکل امر بن چکا ہے۔ اس لیے اس کی قیمت کا لیا جانا بالکل درست امر ہے،[53] تاہم یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ صاف پانی کی فراہمی کو کاروبار یا نفع کے حصول کا ذریعہ نہ بنالے بلکہ ریاست کا مقصد عوام کو سہولیات و آسانیوں کی فراہمی ہو۔ اس لیے ریاست عوام سے اتنی ہی قیمت موصول کرے جتنے پانی کی فراہمی پر اخراجات آتے ہیں۔ چونکہ یہ عوام کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے اس لیے اگر حقیقت پسندانہ نظروں سے دیکھا جائے تو تمام عوام کو پانی مفت فراہم کیا جانا چاہیے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو غرباء و فقراء کو مفت مہیا کیے جانے کو یقینی بنایا جائے۔ ویسے بھی بعض علما کے بقول پینے کے پانی کا معاوضہ نہیں لیا جاسکتا اور جو پانی دیگر ضروریات میں استعمال ہو گا اس کا معاوضہ لیا جاسکتا ہے۔[54] درج ذیل روایت سے آبی محصولات کے جواز پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

ابو مجلز وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے عثمان بن حنیف کو سواد کا خراج وصول کرنے بھیجا اور ان کا روزانہ کا وظیفہ چوتھائی بکری اور پانچ درھم مقرر فرمائے، اور حکم دیا کہ پورے سواد کی پیمائش کرلیں خواہ علاقہ آباد ہو یا بنجر البتہ شورزدہ زمین، ٹیلوں، جھاڑیوں اور تالابوں کی پیمائش نہ کریں اور ان جگہوں کی جہاں پانی پہنچتا ہے چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف نے جبل کے علاوہ سارے علاقے کی پیمائش کی یعنی حلوان سے لے کر عرب سرزمین تک جو فرات کے زیریں علاقے میں واقع ہے، اور حضرت عمر کو لکھا کہ ہر وہ چیز جہاں تک پانی پہنچتا ہے خواہ آباد ہو یا بنجر اس کو میں چھتیس کروڑ جریب پایا اور حضرت عمر کا پیمانہ ایک ذراع ایک مٹھی اور ایک مڑا ہوا انگوٹھا ہوا کرتا تھا، تو حضرت عمر نے لکھا کہ ہر جریب خواہ آباد ہو یا بنجر، اس پر کام ہوتا ہو یا نہ ایک درھم اور ایک قفیز مقرر کرو، اور تر کھجوروں پر پانچ درھم اور دس قفیز مقرر کرو اور ان کھجور اور دیگر درختوں کے پھل کھلاؤ، اور فرمایا کہ یہ ان کے لیے ان کے شہروں کو آباد کرنے کے لیے خوراک ہوگی اور ذمیوں میں سے خوشحال پر اڑتالیس درھم اور اس سے کم پر چوبیس درھم مقرر کرو اور جس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس پر بارہ درھم مقرر کرو، فرمایا کہ ایک معتمل درھم ہر ماہ کسی کو محتاج نہیں کرے گا، اور جو خراج ان پر مقرر کیا تھا اس کے بدلے ان سے غلامی کو دور کر دیا اور اس کو زمین کا کرایہ بنادیا، چنانچہ پہلے سال سواد کوفہ کے خراج سے آٹھ کروڑ درھم لیے گئے پھر آئندہ سال بارہ کروڑ درھم لے کر گئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا"۔[55]

پانی کی منصفانہ تقسیم

حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ پانی کی تقسیم کے منصفانہ پانی کی تقسیم کا ایک منصفانہ نظام قائم کریں جس میں تمام صوبوں اور ریاستوں کو برابر پانی یہ سب سے اچھی دیہات اور شہروں ہر ایک کو تازہ اور صاف پانی میسر آسکے اس کے علاوہ زراعت صوبے صارفین کے لئے بھی ایک

مقدار مقرر کی جائے جس کے ذریعے تمام شعبوں کو پانی کے حصول کے لئے کسی مشکل سے گزرنا نہ پڑے اور انہیں اپنی تمام ضروریات کو پوری کرنے کے لئے پانی بحسن وخوبی میسر ہو۔ اس ضمن میں قانون کو انظباطی بنیادوں پر منظم کیے جانے کی ضرورت ہے۔

- پانی کی مقدار اور معیار
- زیر زمین پانی کا استعمال
- دریاؤں کے طاس، دہانے اور ساحل کے انتظامات
- قانونی ڈھانچہ (یعنی قوانین اور پالیسیوں کا مربوط نظام)
- سماجی بنیادوں پر آبی وسائل کا انتظام
- تحقیقی اور تعلیمی منصوبے

انہی وجوہات کی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے ایک نگران کو مقرر کیا تھا۔[56] حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عثمان بن حنیف کو فرات سے سیر اب ہونے والی زمین پر نگران مقرر کیا۔[57] تاکہ پانی کی تقسیم کو منصفانہ بنایا جاسکے۔

آلودہ پانی کو صاف کرنے کے جدید طریقے

پوری دنیا میں 3 میں سے 1 افراد کو پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ یہ اعدادوشمار یونیسف اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے سن 2019 میں جاری کیے تھے اور کرونا کی وبا نے صورتحال کو مزید خراب کر دیا ہے۔[58] پوری دنیا میں جاری آبی بحران نے عوام اور حکومتوں کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ گندے اور آلودہ پانی کو صاف کر کے استعمال کریں۔ اس ضمن میں بہت سی نئی ٹیکنالوجیز اور نئے سے نئے طریقے دریافت ہو رہے ہیں جن کی مدد سے گندے ، آلودہ اور کھاری پانی کو صاف کیا جارہا ہے۔ چند جدید طریقے درج ذیل ہیں:

1. آلودہ اور گندے پانی کو صاف کرنے کے لیے پودوں سے تیار کیے گئے ایسے مخصوص گدے بنائے ہیں جو گندے پانی سے تیل، گیس، زہریلی دھاتوں، کیمیکلز اور ہائیڈروکاربنز کو بھی صاف کر دیتے ہیں۔ ایسے گدے اگرچہ دنیا بھر میں تیار کیے جارہے ہیں لیکن پاکستان کی فیصل آباد کی لیبارٹری (NIBGE) میں ڈاکٹر افضل کی نگرانی میں تیار کیے گئے یہ گدے 500 گنا زیادہ کم خرچ اور سستے ہونے کے ساتھ کارکردگی میں بھی بہت بہتر ہیں۔[59] یہ سبز گدے یا سبز چٹائیاں نرسل، کنول اور دیگر پودوں سے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کی بدولت نہ صرف گندے پانی کو صاف کیا جاسکتا ہے بلکہ آبی بحران کی سنگینی کو بھی کم کیا جاسکتا ہے۔[60]
2. سوئٹزرلینڈ کی کمپنی نے ایک ایسا لائف سٹرا تیار کیا ہے جو گندے پانی میں موجود بیکٹیریا اور پیراسائٹس کو فلٹر کر دیتا ہے ایک سٹرا تقریباً ایک ہزار لیٹر پانی فلٹر کر سکتا ہے اس فلٹر کی مدد سے دریاؤں، جوہڑوں اور تالابوں کے پانی کو بآسانی فلٹر کیا جاسکتا ہے۔ اس ایجاد کی بدولت ترقی پذیر ممالک میں صاف پانی کے مسئلے کی شدت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔[61]
3. فن تعمیر کے طالب علم ہنری گلاؤ نے ایک 'اسکائی لائٹ' تیار کی ہے جو روشنی کے ساتھ ساتھ پینے کا پانی بھی تیار کرتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ متاثر کن طور پر، اس نے یہ طریقہ بھی بتایا ہے کہ کس طرح چلی کے مقامی لوگ اپنی پلاسٹک کی پرانی بوتل اور اپنے پاس موجود مٹیریل کا استعمال کر کے اپنی اسکائی لائٹس بنا سکتے ہیں۔ یہ اسکائی لائٹ دھوپ کا استعمال کر کے سمندری پانی کو بخارات بنا کر

کام کرتی ہے۔ دن کے دوران، سمندری پانی ایک پائپ کے ذریعے پیالے کی شکل والی اسکیلائٹ تک جاتا ہے۔ نمک اور آلودگی کو ہٹا دیا جاتا ہے اور پینے کا صاف پانی اسکائی لائٹ اڈے پر ایک نل کے ذریعے نکالا جاتا ہے۔ بچ جانے والا نمک اور نمکین پانی سمندری بیٹریاں بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جو رات کے وقت روشنی فراہم کرتی ہیں۔[62]

4. (GivePower) نامی کمپنی نے شمسی توانائی کی مدد سے چلنے والا ایک ایسا سسٹم تیار کیا ہے جو سمندر کے پانی کو ریورس اوسموسس کے ذریعے صاف کرتا ہے۔ اس سسٹم میں 50 کلوواٹ کے نظام شمسی کو ٹیسلا بیٹریوں کے 120 کلوواٹ فی گھنٹوں کے ساتھ جوڑ کر ایک دن میں زیادہ سے زیادہ 75،000 لیٹر پانی تیار کیا جا سکتا ہے۔[63]

5. پی اینڈ جی کمپنی نے ایک ایسا پیکٹ تیار کیا ہے جو 10 لٹر تک کے آلودہ پانی کو چند منٹوں میں صاف کر دیتا ہے۔ اس پیکٹ کو امریکہ کے (CDC) نے تیار کیا ہے۔[64]

6. ریورس اوسموسس کے عمل کے ذریعے پانی کو فلٹر کر کے صاف کرنے والی جھلیوں کو 30 سے 40 فیصد تک زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ سائنس دانوں نے اسے ایک بڑی کامیابی قرار دیا ہے جس کی مدد سے مستقبل میں مزید تحقیق میں آسانی ہو گی۔[65]

7. کسی بھی درخت کے تنے کی لکڑی اور چھال کے درمیان کے گودے میں پائے جانے والے زیلیم ٹشوز کی مدد سے قدرتی طور پر پانی کو صاف کیا جا سکتا ہے۔[66]

8. انڈونیشیا کی بوگور زرعی یونیورسٹی اور جوہانسبرگ یونیورسٹی کے اشتراک سے واٹر انوویشن اینڈ ریسرچ سینٹر کے ذریعہ تیار کردہ، پروٹوٹائپ ڈیسیلینیشن یونٹ ایک D3 چھپی ہوئی نظام ہے جس میں دو داخلی چیمبرز ہیں جو نمک کو نکالنے اور جمع کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جب طاقت کا اطلاق ہوتا ہے تو، نمک کیٹینز (مثبت چارج شدہ آئنز) اور نمک آئنز (منفی چارج شدہ آئن) پتلی مصنوعی جھلی میں مائکرو سوراخوں کی صفوں کے ذریعے ایوانوں کے درمیان بہتی ہیں۔ بہاؤ صرف ایک سمت میں ہو سکتا ہے جس میں میکانزم کی بدولت موبائل فون ٹکنالوجی میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس ایک طرفہ بہاؤ کے نتیجے میں، نمک سمندری پانی سے نکالا جاتا ہے۔ یہ کلاسیکی صاف کرنے کے عمل سے متصادم ہے، جہاں نمک کے بجائے پانی کو جھلی کے ذریعے پمپ کیا جاتا ہے۔[67]

پاکستان میں پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے منصوبے

پاکستان میں اس مسئلے پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے حتیٰ کہ پاکستان کی واٹر پالیسی میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔[68] اور نہ ہی پاکستان ویژن 2025ء (Pakistan Vision 2025) کے اقدامات میں اس بارے کوئی ذکر ہے۔[69] تاہم پاکستان میں بہت سے پروجیکٹ اس منصوبے پر کام کرنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں لیکن ان میں سے اکثر یوٹنٹس فنڈز کی کمی، مشینری کی عدم دستیابی یا سٹاف کی غیر موجودگی کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ پاکستانی حکومتوں اور اداروں کی غیر سنجیدگی کا ایک واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ آلودہ پانی کی پیدائش اور کھپت کے کوئی سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں اور نہ ہی اس ڈیٹا کو سالانہ یا ماہانہ یا روزانہ بنیادوں پر منظم کرنے کا کوئی انتظام ہے، جس کی بدولت یہ اندازہ کیا جا سکے کہ پاکستان میں سالانہ بنیادوں پر کتنا آلودہ پانی پیدا ہوتا ہے اور اس میں سے کتنا دوبارہ قابل استعمال بنایا جا رہا ہے۔ تاہم کچھ اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں سالانہ بنیادوں پر 4.4 بلین کیوبک میٹر آلودہ پانی پیدا ہوتا ہے جس میں سے 3.06 بلین کیوبک میٹر

میونسپل سیکٹر سے اور 1.37 بلین کیوبک میٹر صنعتی اداروں سے پیدا ہوتا ہے جب کہ پاکستان کے پندرہ بڑے شہروں سے پیدا ہونے والے آلودہ پانی کی مقدار 2.47 بلین کیوبک میٹر ہے ۔[70] پاکستان کے دس بڑے شہر کل آلودہ پانی کا 60 فیصد سے زائد آلودہ پانی پیدا کرتے ہیں، اور اس میں سے آٹھ فیصد سے بھی کم کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ باقی آلودہ پانی دریائے راوی اور کابل، آبپاشی نہروں، سبزیوں کے کھیتوں اور نالوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پاکستان کے بڑے شہروں جیسے راولپنڈی، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، ملتان، سیالکوٹ میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی کمی ہے۔ لاہور جیسے بڑے شہروں میں سیوریج کے پانی میں سے صرف 0.01 فیصد پانی دوبارہ قابل استعمال بنایا جارہا ہے، فیصل آباد میں 25.6 فیصد ، کراچی میں یہ 15.9 فیصد، حیدرآباد میں 34 فیصد، پشاور میں یہ 36.2 فی صد ہے۔[71] یہ تمام اعداد و شمار اندازوں اور مبالغے پر مشتمل ہے اور اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں موجود بہت کم ٹریٹمنٹ پلانٹس کام کر رہے ہیں جبکہ اکثر بند پڑے ہیں در حقیقت پاکستان میں جتنے آلودہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جارہا ہے اس پانی کی مقدار ایک فیصد کے قریب ہے۔[72]

سندھ کے 21 اضلاع، جن میں کراچی شامل نہیں ہے، روزانہ کی بنیاد پر 100.45 ملین گیلن آلودہ پانی پیدا کرتے ہیں۔ یہ پانی میونسپل، صنعتوں اور اسپتال کے ذرائع سے آتا ہے۔ اور اسے 755 مختلف پوائنٹس سے صاف پانی کے ذرائع میں چھوڑا جارہا ہے جو صاف پانی کو بھی آلودہ کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیل اس ٹیبل میں واضح کی جارہی ہے:

Table: Wastewater in Districts of Sindh from Different points in Million Gallons per Day (MGD)

Sr#	City	Points	Waste in MGD
1.	Jacob Abad	10	0.38
2.	Kashmor	10	5.82
3.	Kamber-Shahdadkot	87	5.15
4.	Larkana	135	3.00
5.	Shikarpur	35	0.53
6.	Ghotki	08	3.05
7.	Khairpur	76	5.84
8.	Sukkur	100	29.5
9.	Badin	19	6.62
10.	Dadu	30	0.19
11.	Hyderabad	70	10.00
12.	Jamshoro	09	3.70
13.	Matiari	08	1.09
14.	Sujawal	02	0.06
15.	Tando Allahyar	18	4.80
16.	Tando Muhammad Khan	09	3.91
17.	Thatta	06	0.22
18.	Mirpurkhas	20	0.22
19.	Sanghar	10	7.02
20.	Naushero Feroz	43	6.44
21.	Shaheed Benazirabad	50	2.90
22.	**Total**	**755**	**100.45**

https://tribune.com.pk/story/1597044/1-water-sanitation-28-treatment-plants-nine-districts-approved

اس آلودگی کو روکنے کے لیے سکھر، کوٹری، حیدرآباد، نواب شاہ، ٹھٹھہ، سجاول، جامشورو اور دیگر مقامات پر صنعتی آلودگی کے علاج کے لئے 28

ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں گے۔[73] ان پلانٹس پر لگ بھگ 9 ارب 11 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ جب کہ گھوٹکی اور حیدرآباد میں ٹریٹمنٹ پلانٹس کی منظوری پہلے ہی دی جاچکی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ سرکاری، نیم سرکاری اور نجی اداروں نے اپنی مدد آپ کے تحت پانی کو صاف کرنے کے متعدد پراجیکٹس قائم کیے ہیں۔ ایسا ہی ایک پروجیکٹ پاکستان نیوی نے منوڑہ کے مقام پر قائم کیا ہے جس کی مدد سے پاک بحریہ اب 30،000 گیلن سیوریج واٹر کو دوبارہ قابل استعمال بناسکتی ہے۔ لیفٹیننٹ کموڈور نورالامین کے مطابق یہ پانی پاک بحریہ کے 3 ایکڑ کھیلوں کے میدانوں اور سڑکوں کے کنارے موجود درختوں کو پانی دینے میں استعمال کیا جارہا ہے۔ ایسے ہی چار دیگر پروجیکٹس پر بھی کام جاری ہے۔[74] لاہور میں بارش کے 15 لاکھ گیلن پانی کو ذخیرہ کرنے کا منصوبہ زیر تکمیل ہے اسی طرح داتا دربار کے وضو کا پانی بھی یہاں لایا جارہا ہے جو ایک لاکھ گیلن روزانہ کی بنیاد پر ہے اسے منٹو پارک، سرکلر گارڈن یا سڑکوں کو دھونے وغیرہ کے لیے استعمال کیا جائے گا۔[75] اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) اور اسلام آباد میٹروپولیٹن کارپوریشن کی مدد سے ایک ایسا کار سروس سٹیشن قائم کیا گیا ہے جہاں پر آلودہ پانی کو صاف کرنے کے بعد کاروں کو دھونے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔[76]

خلاصہ بحث

متذکرہ بالا بحث سے یہ بات بخوبی معلوم ہورہی ہے کہ دنیا میں 1.5 سے 2.5 ارب لوگوں کے لئے صاف پانی کی کمی ایک اہم مسئلہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سال 2025 تک دنیا کی آبادی میں مزید 2.5 ارب لوگوں کا اضافہ ہوچکا ہوگا جو پہلے ہی ایسے خطوں میں رہ رہے ہیں کہ جہاں صاف پانی کی شدید کمی ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک اندازے کے مطابق 90 فیصد شہری جو 10 میل کے اندر رہتے ہیں آلودہ پانی استعمال کر رہے ہیں جب کہ پاکستان کی نصف سے زیادہ آبادی کو صاف پانی کی سہولت میسر نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ صاف اور میٹھے پانی کی فراہمی عوام کی بنیادی ضرورتوں میں سے ہے اور یہ حکومت کے بنیادی فرائض میں داخل ہے۔ جدید حکومتیں آج اس کا بالخصوص اہتمام کرتی ہے۔ جب کہ رسول کریم ﷺ کو اس بات کا بخوبی احساس تھا اور اس ضمن میں رسول کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ امت کے سامنے ایک روشن مثال کی صورت میں موجود ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے صاف پانی کی فراہمی کے لیے بہت سے اقدامات کیے اور مدینہ کے باسیوں کو صاف پانی فراہم کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1] 11 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.228 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 19-02-2019)

[2] . Encyclopedia of Britannica, (Chicago: Encyclopedia Britannica, Inc. William Benton, Publisher, 1971) v.23. p.291.

[3] ۔یونائیٹڈ اسٹیٹس جیولوجیکل سروے(The United States Geological Survey)ایک سائنسی ادارہ ہے جسے کانگریس نے 1879 میں بنایا تھا۔ USGS ہمارے ماحولیاتی نظام اور ماحولیات کی حالت کے بارے میں غیر جانبدارانہ معلومات فراہم کرتا ہے، جو قدرتی ماحول کو خطرے میں ڈالنے والے عناصر اور عوامل سے آگہی فراہم کرتا ہے جو انسانی زندگیوں اور اس کے متعلقات کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔

[4]. Healing Waters Media, How to Define Clean Water, retrieved from https://healingwaters.org/how-to-define-clean-water/ (accessed on 20-03-2022)

[5] . Guest Blogger, Tapping The Benefits of Clean Water, Sanitation, and Hygiene, retrieved from https://unfoundation.org/blog/post/tapping-benefits-clean-water-sanitation-hygiene-achieve-sustainable-development-goals/ (accessed on 20-03-2022)

[6] . https://en.wikipedia.org/wiki/Drinking_water#Water_quality (accessed on 20-03-2022)

[7] . Encyclopedia of Britannica, v.23. p.291.

[8] . Encyclopedia of Britannica, v.23. p.292

[9] . Encyclopedia of Britannica, v.23. p.295

[10] . Encyclopedia of Britannica, v.23.p.302

[11] J. Carl Ganter, Experts Name the Top 19 Solutions to the Global Freshwater Crisis, https://www.circleofblue.org/2010/world/experts-name-the-top-19-solutions-to-the-global-freshwater-crisis/ (accessed on 19-04-21)

[12] Zahid Majeed, Water Conservation of Pakistan's Agricultural, Municipal and Industrial Water, p.233

[13] ۔عالم جدید، پاکستان میں پانی کی قلت دور کرنے کے منصوبے
http://www.urdunews.com/node/261326/ (accessed on 18-03-2019)

[14] بخاری، محمد بن اسماعیل، م256ھ، الجامع الصحیح، بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ، ج4ص13، حدیث2778

[15] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، م275ھ،، سنن ابو داؤد، ج2ص130، حدیث 1681

[16] ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد، م852ھ، الإصابة في تمييز الصحابة، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1415ھ، ج6ص442

[17] ترمذی، محمد بن عیسی، م279ھ، جامع ترمذی، مصر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبی، 1975ھ، ج3ص286، حدیث963

[18] تفصیل کے لیے دیکھیں: المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م975ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، الطبعۃ الخامسہ، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1401ھ، ج12ص648، حدیث35978

[19] ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، م235ھ،، المصنف، جدۃ، دار القبلۃ، س۔ن، ج19ص150، حدیث35627

[20] ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، مصر: السعادۃ-بجوار المحافظۃ، 1974ء، ج1ص53، حدیث 141

[21] المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م975ھ،، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج5ص756، حدیث14294

[22] محمد بن سعد، ابو عبد اللہ، 230ھ، طبقات الکبری، الطبعۃ الاولی، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1410ھ، ذکر استخلاف عمر، ج3ص232

[23] ابن عساکر، أبو القاسم علي بن الحسن بن ھبة اللہ، م571ھ،، تاریخ دمشق، بیروت، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، 1995، ج44ص356

[24] یہ سب روایات کمزور ہیں اور محدثین کرام نے ان میں سے بہت سے راویوں پر جرح کی ہے تاہم توابع وشواہد کی بنا پر یہ روایات حسن کے درجے تک پہنچ جاتی ہیں۔

[25] تفصیل ملاحظہ ہو: القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد، م 671ھ، الجامع لأحكام القرآن، القاهرة، دار الكتب المصرية، 1384ھ، ج16 ص 333

[26] أبو يوسف، يعقوب بن إبراهيم، امام، م 182ھ، الخراج ص 97

[27] أبو يوسف، يعقوب بن إبراهيم، امام، م 182ھ، الخراج، القاهرة، المطبعة السلفية ومكتبته، س۔ن، ص 97

[28] يحيى بن آدم، ابوزكريا، امام، م 203ھ، الخراج، القاهرة، المطبعة السلفية ومكتبتها، 1384ھ، حديث 352، ص 108

[29] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر، 1252ھ، رد المحتار على الدر المختار، بيروت: دار الفكر، 1412ھ، ج6 ص 441

[30]۔ کاسانی، بدائع الصنائع، جلد 1 ص 209

[31] Walter Lükenga, Water Resource Management, p. 16

[32] أبو يوسف، يعقوب بن إبراهيم، امام، م 182ھ، الخراج، ص 95

[33] بیہقی، سنن کبری للبیہقی، ج6 ص 26، بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، حديث 11063

[34] نسائی، سنن نسائی، بَابٌ: وَقْفِ الْمَسَاجِدِ، حدیث 3608، ج6 ص 235

[35] ابوداؤد، سنن ابوداود، بَابٌ فِي إِيكَاءِ الْآنِيَةِ، حدیث 3735، ج3 ص 340

[36] احمد بن حنبل، مسند احمد، مسند عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حدیث 24693، ج41 ص 223

[37]۔ مسلم، صحیح مسلم، بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذَلِكَ، وَبِتَحَقُّقِهِ تَحَقُّقًا تَامًّا، وَاسْتِحْبَابِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ، ج3 ص 1609، حدیث 140 (2038)

[38]۔ ترمذی، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج4 ص 583، حدیث 2369

[39]۔ مالک، الموطا، باب جامع الطعام والشراب، ج2 ص 109، حدیث 1957

[40]۔ ترمذی، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج4 ص 307، حدیث 1895

[41]۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، حدیث 25018

[42]۔ دارمی، السنن، باب الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ، ج2 ص 360، حدیث 753

[43]۔ احمد، مسند احمد، مسند انس بن مالک، ج19 ص 393، حدیث 12402

[44]۔ مالک، الموطا، حدیث 1726

[45]۔ دارمی، سنن الدارمی، حدیث 2031

[46]۔ متقی ہندی، کنز العمال، حدیث 34985

[47]۔ متقی ہندی، کنز العمال، حدیث 34984

[48]۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، حدیث 1398

[49]۔ صفی الرحمان، مبارک پوری، آلرحیق المختوم، ص 377

[50]۔ ایضاً، 378

[51] بدر الاسلام، قاسمی، آسان فقہی اصطلاحات، دیوبند: مکتبۃ النور، 2017ء، ص 43

[52]۔ سبل الھدی والرشاد اردو، ج10 ص 482 – 500، 558

[53] انظر: الزُّحَيْلِيّ، وَهْبَة بن مصطفى، الفِقْهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ، دمشق، دار الفكر، س۔ن، ج5 ص 3437

[54] انظر: ابن حزم الأندلسي، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد، م 456ھ، المحلى بالآثار، بيروت، دار الفكر، س۔ن، ج7 ص 488–489

[55] المتقی الھندی، علاء الدین علی بن حسام الدین، م975ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج4ص549، حدیث 11621؛ طبقات الکبری ج3ص214

[56] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، م275ھ، سنن ابو داؤد، بیروت: المکتبۃ العصریۃ، صیدا، س۔ن، ج1ص18، حدیث 67

[57] البیھقی، ابو بکر احمد بن الحسین، م458ھ، سنن البیھقی الکبری، مکۃ المکرمۃ، مکتبۃ دار الباز، 1414ھ، ج6ص576، حدیث 13013

[58] The Amazing Solar Desalination Skylight Offers Hope to Millions Without Clean Water, https://www.euronews.com/living/2021/04/09/the-amazing-solar-desalination-skylight-offers-hope-to-millions-without-clean-water (accessed on 03-04-21)

[59] سہیل یوسف، آلودہ ترین پانی کو صاف کرنے والی کم خرچ پاکستانی سبز چٹائیاں،
https://www.express.pk/story/2029816/508/%3famp=1 (accessed on 03-04-21)

[60] عمر دراز ننگیانہ، تیرتی ہوئی دلدلی زمین پاکستان میں پانی کی قلت کا حل بن سکتی ہے،
https://www.bbc.com/urdu/science-49492486.amp (accessed on 03-04-21)

[61] ویب ڈیسک، گندے پانی کو قابل استعمال بنانے والا لائف سٹرا،
http://urdu.dunyanews.tv/index.php/ur/WeirdNews/452182 (accessed on 03-04-21)

[62] The Amazing Solar Desalination Skylight Offers Hope to Millions Without Clean Water, https://www.euronews.com/living/2021/04/09/the-amazing-solar-desalination-skylight-offers-hope-to-millions-without-clean-water (accessed on 03-04-21)

[63] Jean Haggerty, A new solar desalination system to address water scarcity, https://www.pv-magazine.com/2020/02/06/a-new-solar-desalination-system-to-address-water-scarcity/ (accessed on 10-05-2021)

[64] پانی صاف کرنے کا سادہ طریقہ، https://csdw.org/ur/pg-purifier-of-water-packets (accessed on 10-05-2021)

[65] Tyler E. Culp et al, Nanoscale control of internal inhomogeneity enhances water transport in desalination membranes, Science 01 Jan 2021: Vol. 371, Issue 6524, pp. 72-75, DOI: 10.1126/science.abb8518

[66] N.R. Fuller, Filters from tree branches used effectively to purify drinking water, https://www.waterworld.com/drinking-water/treatment/press-release/14200481/filters-from-tree-branches-used-effectively-to-purify-drinking-water (accessed on 10-05-2021)

[67] Small, Solar Powered Desalination Units, https://www.offgridenergyindependence.com/articles/19818/small-solar-powered-desalination-units (accessed on 10-05-2021)

[68] National Water Policy 2018, Ministry of Water Resources Government of Pakistan, 2018

[69] Pakistan Vision 2025, p.102

[70] Kahlown, Dr Muhammad Akram, Impact Assessment of sewerage and Industrial effluents on Water resources, soil, crops and human health in Faisalabad (Islamabad: Pakistan Council of Research in Water Resources, 2006) p.2.

[71] Sehrish Wasif , Less than 8% of urban waste water is treated in Pakistan, says report, retrieved from https://tribune.com.pk/story/1362083/world-water-day-less-8-urban-waste-water-treated-pakistan-says-report (accessed on 11-11-2020 at 9:25 am)

[72] Ghulam Murtaza and Munir H. Zia, Wastewater Treatment and Use in Pakistan, p.3. retrieved from

https://www.ais.unwater.org/ais/pluginfile.php/232/mod_page/content/131/pakistan_murtaza_finalcountryreport2012.pdf (accessed on 11-11-2020 at 9:35 am)

[73] Correspondent, Water and sanitation: 28 treatment plants in nine districts approved, retrieved from https://tribune.com.pk/story/1597044/1-water-sanitation-28-treatment-plants-nine-districts-approved (accessed on 11-11-2020 at 9:45 am)

[74]Ghulam Qadir Shah, Recycling water on Manora Island, retrieved from https://www.iucn.org/news/pakistan/201709/recycling-water-manora-island (accessed on 11-11-2020 at 9:30 am)

[75]لاہور میں بارش کے 15لاکھ گیلن پانی کو ذخیرہ کرنے کا منصوبہ کس مرحلے میں ہے؟

retrieved from https://www.urdunews.com/node/498246 (accessed on 12-09-2020 at 11:30 am)

[76]Water recycling in car wash stations: Prototype demonstration, retrieved from https://www.pk.undp.org/content/pakistan/en/home/presscenter/articles/2019/water-recycling-in-wash-station.html (accessed on 10-10-2020 at 10:30 pm)